

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یک اہل حدیث عالم ایک گاؤں میں جمعہ پڑھاتے تھے اور کئی گاؤں آس پاس والے میل دو میل نصف میل تک وہاں آتے تھے۔ مگر بہت لوگ بوجہ سستی حاضر جمعہ نہیں ہوتے تھے۔ اب بعض دوسرے گاؤں میں بھی جمعہ شروع کیا گیا ہے۔ اب پہلے جمعہ والے عالم نے فتویٰ دیا ہے کہ دوسرا جمعہ ان گاؤں میں حرام ہے۔ صرف اسی گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے۔ جس میں پہلے شروع کیا گیا تھا۔ دلیل اس کی عوالی مدینہ والی حدیث ہے جو بعض عوالی آٹھ میل تک تھے وہ سب مدینہ میں حاضر ہوتے تھے۔ کیا واقعی پہلے جمعہ کے بعد دوسرے گاؤں میں جو میل دو میل تک ہوں بلکہ آٹھ میل تک ہے۔ جمعہ حرام ہے۔ اس میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قال اللہ تعالیٰ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم۔ وقال النبی ﷺ الدین لیسرہ مولوی صاحب خالی ہیں اور لیسے جمعہ کو حرام کرنا فی الحقیقت جمعہ فرقی الفری کی حرمت ثابت کرنا ہے۔ جو آج تک اہل حدیث اور احناف کا موجب تنازعہ ہے۔

عوالی سے بطور فضیلت آپ کے عہد و خلفاء کے عہد میں حاضر ہوتے تھے۔ کیوں کہ خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر بن خطاب کا فرمان عام ہے کوئی استثناء نہیں ہے ان جمعوں کا کفہ یعنی جہاں پر ہو جمعہ پڑھا کرو، یہ استثناء نہیں کہ صرف ایک ہی گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے گاؤں میں جمعہ مت پڑھو۔ لہذا دوسرے گاؤں میں بھی جمعہ درست ہے۔ گوا فضل یہی ہے کہ سب جمعہ ایک ہی جگہ ادا کریں۔

لوگوں کو فتوؤں سے اپنے قبضہ میں رکھنے کی کوشش کرنا فضول ہے۔ قل لکم فی انفسکم قولاً یبغوا پر عمل کرتے ہوئے اور پر تاثیر خوش بیانی سے لوگ خود بخود گرویدہ ہو سکتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے: نشر واولا تنفر والوگوں کو خوشخبری سناؤ و نفرت مت دلاؤ۔ کیا جمعہ کو حرام کہنے سے نفرت ہوگی یا بشارت۔ خصوصاً جب کہ اہل علم اسے جائز کہتے ہوں۔ عملی مسائل میں ایسا تشدد درست نہیں ہے۔ وفي هذا کفایہ لمن لد ورا یہ واللہ اعلم۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 54

محدث فتویٰ